بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشارات

لِکل داءٍ دواءٌ (ہر مرض کی کوئی دوا ہے)۔ اب یہ انسان کا کام ہے کہ علاجِ امراض اور تجزیۂ ادویہ کے میدان میں مسلسل تگ و دو کرے اور علاج ڈھونڈ نکالے۔ اسی اصول پر اللہ تعالیٰ جو سماجی مسائل پیدا کرتا ہے ان میں سے بھی ہر ایک کا کوئی نہ کوئی حل ہے۔ اصل ضرورت ایسے افراد کی ہے جو واقعی مسئلہ حل کر کے اس کی پیچیدگیوں سے نجات حاصل کرنا چاہیں اور اگر وحدتِ ملّتِ اسلامیہ میں خلل آ رہا ہو تو اُسے دُور کریں۔ ورنہ پھر بین الاقوامی مسلم دشمن قوتوں کے کھرل میں پستے رہیں۔ زندگی، قوت، ترقی اور اقدام کی شرطِ لازم یہ پوری ہونی چاہیے کہ مسلمان ایک دوسرے کو دُور ہٹانے والے فقہی مسائل میں معرکہ آرائی چھوڑ دیں۔

مثلاً ایک اقدام ہمارے ہاں ایتائے زکوٰۃ جاری ہوا، جو نہ مکمل ہے، نہ پوری خوش اسلوبی سے کام کر رہا ہے۔ لیکن ایک اقدام ضرور ہے۔

ہمارے بعض دوستوں کی طرف سے یہ آواز اٹھی کہ ہم چونکہ خمس دیتے ہیں اس لیے نظامِ زکوٰۃ سے ہم مستثنیٰ ہیں۔ سوال یہ ہے کہ خمس اسی طرح اطاعتِ خدا اور بندوں کی خدمت کا ذریعہ ہے جس طرح زکوٰۃ۔ اب مسئلہ خمس اچھی خاصی دلیا رین کہ عام مسلمانوں

اور اہلِ خمس کے درمیان کھڑا ہوگیا ہے۔

اِس سادہ سے مسئلے کے تین حل تھے:

۱— ظاہر بات ہے کہ زکوٰۃ فنڈ سے بے شمار شیعہ حضرات بھی استفادہ کریں گے خصوصاً ادارہ ہائے خدمت کے ذریعے۔ ایسی صورت میں بہتر یہ تھا کہ وہ اپنی خمس کی آمدنی میں سے آدھا حصہ زکوٰۃ فنڈ میں شامل کرتے۔ وہ سوچیں تو کیا کوئی مصیبت زدہ سنّی (جو بستی بستی، ضلع ضلع پھیلے ہوئے ہیں اس قابل نہیں کہ خمس کی آمدنی میں سے اُن پر خرچ ہونے دیا جائے، مگر ساری مشکل کسی سنّی کو بھائی اور انسان سمجھنے کی ہے۔

۲— ایک راستہ یہ بھی کھلا تھا کہ خمس کو اگر بعض مصارف کے لیے مخصوص رکھنا ہے تو خمس سے زائد ایک رقم (۲½ ٪) کے حساب سے عوامی بہبود فنڈ بھی دے دی جاتی۔

۳— تیسری صورتِ حل یہ ہے کہ زکوٰۃ فنڈ / عوامی بہبود فنڈ دونوں کا اجرا کر دیا جاتا مسلمان اپنی رقومِ زکوٰۃ، زکوٰۃ فنڈ میں جمع کراتے اور جو ان میں شامل نہ ہوتے تو اتنی ہی رقوم بہبود فنڈ میں دیتے۔

اور اس سارے فنڈ میں مختلف مذاہب و مسالک کے ضرورت مندوں کی لسٹیں بنتیں اور ان کی تقسیم عمل میں آتی۔ خمس وغیرہ کے مسئلے سے تعرض ہی نہ کیا گیا۔

اس طرح یہ راستہ بالکل بند ہو جاتا ہے کہ کوئی قادیانی کہہ کر استثنا حاصل کر لے، کوئی خمس کی پابندی کی وجہ الگ ہو جاتے اور غیر مسلم عناصر تو ہیں ہی الگ۔

ایران کو دو مرتبہ زلزلے کے مصائب پر یہاں سے مدد جاتی رہی، اسی طرح دوسرے مختلف ملکوں نے سب سے مدد لی اور استعمال کی، مگر کسی نے نہ کہا کہ یہ زکوٰۃ کی رقم سے آئی ہوئی اشیاء ہیں لہٰذا ہم نہیں لیتے، یا یہ خمس کی تعریف سے خارج ہیں، نہ کسی غیر مسلم نے کہا کہ چونکہ مدد مسلمانوں نے بھیجی ہے

لہٰذا واپس ارسال ہے۔

عالمی حالات جہاں اس سطح تک پہنچ چکے ہوں، وہاں فقہ کے مسئلوں کو ٹکرا کر لطف حاصل کرنا افسوسناک ہے۔

دلی دردمندی سے مجبور ہو کر میں نے یہ مختصر عبارت لکھی ہے، اس پر بحث چھیڑنے کی بجائے یہ سوچیے کہ کیا یہ ممکن العمل ہے کہ ان میں سے کسی کو اختیار کیا جا سکے؟

توجہ فرمائیے

تفہیم القرآن کے طبع اوّل کی جلدیں از اوّل تا ششم ریکارڈ کے لیے ضرورت ہے، جن حضرات کے پاس یہ جلدیں موجود ہوں، ادارہ ترجمان القرآن کو بذریعہ رجسٹری روانہ فرما دیں، اس کے عوض ہم انہیں جدید طبع شدہ جلدیں مع کوّر بھیج دیں گے۔

شکریہ

ملک عبدالمنان

مینجر

ادارہ ترجمان القرآن

۱۶۶ — نیو انارکلی، لاہور ۲